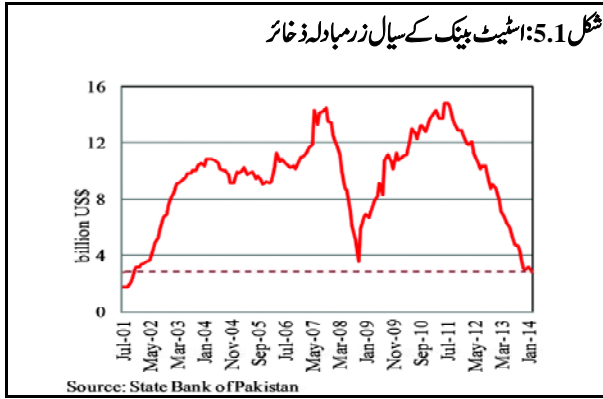


5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ				
ملین ڈالر				
پہلی ششماہی		دوسری ششماہی		
میں 14ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 13ء	
-1,591	-83	-385	-522	جاری کھاتے کا توازن
-8,290	-7,906	-4,047	-4,281	تجارتی توازن
7,790	7,117	3,863	3,518	ترسیلات زر
رقم کا مہاؤ				
-891	-1,254	-583	-810	آئی ایم ایف کے قرضے (خالص)
-169	341	-20	263	دیگر زرمبادلہ قرضے (خالص)
416	569	185	444	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
-2,704	-1,430	-1,503	-1,064	سیال زرمبادلہ ذخائر ((خالص تبدیلی)
-2,528	-1,817	-1,214	-1,371	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر ((خالص تبدیلی)
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے توازن ادائیگی سے متعلق خدشات برقرار رہے۔ دوران سہ ماہی جاری کھاتے کا خسارہ معتدل رہا تاہم ناکافی رقم آنے کی وجہ سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر دباؤ میں آ گئے (جدول 5.1)۔ مجموعی لحاظ سے میں 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 2.7 ارب ڈالر کم ہو گئے۔ تاہم مارچ 2014ء میں خلیج تعاون کونسل کے ایک ملک سے 1.5 ارب ڈالر کی بھاری رقم آنے سے بازار مبادلہ میں احساسات خاصے بہتر ہو گئے اور پاکستانی روپیہ ایک سو فی صد گر گیا۔



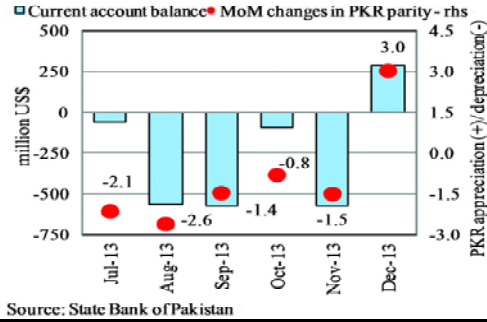
زیر جائزہ سہ ماہی کی طرف آئیں تو نومبر 2013ء خاص طور پر دشوار مہینہ تھا کیونکہ پاکستان نے آئی ایم ایف کو 725 ملین ڈالر واپس کیے۔¹ آخر نومبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر 3.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئے (شکل 5.1) اور پاکستانی روپے کی قدر دوران ماہ 1.5 فی صد گر گئی۔

تاہم دسمبر 2013ء میں کچھ بہتری دیکھی گئی جو ان اسباب سے منسوب کی جاسکتی ہے: (i) جاری

کھاتے میں فاضل، (ii) آئی ایم ایف سے 554 ملین ڈالر کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) قرضے کی دوسری قسط کی وصولی، اور (iii)

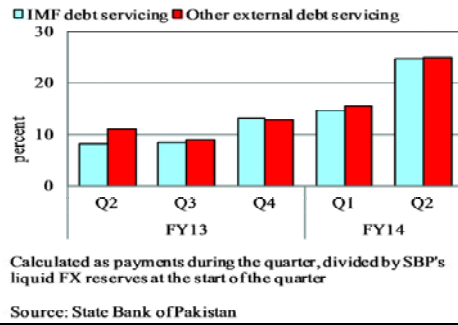
¹ اس میں ایس بی اے قرضے کی 577 ملین ڈالر کی مجموعی ادائیگی شامل تھی۔

شکل 5.2: جاری کھاتے اور شرح مبادلہ کی کارکردگی



آئی ایم ایف کو ایس بی اے کی پست تر واپسی کیونکہ زیادہ تر سالانہ واپسی پچھلے مہینوں میں کی جا چکی تھی۔ نتیجتاً مہینے کے دوران پاکستانی روپے کی قدر 3.0 فیصد بڑھ گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی مددیں رقوم کی آمد کو منہا کر دیا جائے تو دسمبر 2013ء میں گزشتہ برس کے اسی ماہ کی نسبت جاری کھاتے خاصا بہتر ہوا۔² زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آخر دسمبر 2013ء کا اسٹیٹ بینک کا تطبیقی این آئی آر ہدف بھی پورا ہو گیا۔

شکل 5.3: اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر پر ادائیگی کا دباؤ



میں 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 0.1 ارب ڈالر تھا۔ یہ اضافہ زیادہ تر پہلی سہ ماہی تک مرکوز رہا، دوسری سہ ماہی میں خسارے میں کمی آئی۔ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے میں بہتری کا سبب تجارتی خسارے میں سال بسال کمی اور ترسیلات

زرمیں متاثر کن نمونہ³۔ تاہم یہ بہتری آمد رقوم کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے باعث زائل ہو گئی کیونکہ براہ راست سرمایہ کاری کم ہوئی اور بیرونی قرضے کی ادائیگیاں دوسری سہ ماہی کے دوران کی جانے والی مجموعی تقسیم سے کہیں زیادہ ہو گئیں (جدول 5.1)۔ آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی خاص طور پر زیادہ تھی، صرف اسی مد میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کا 24.6 فیصد دوران سہ ماہی استعمال ہوا (شکل 5.3)۔

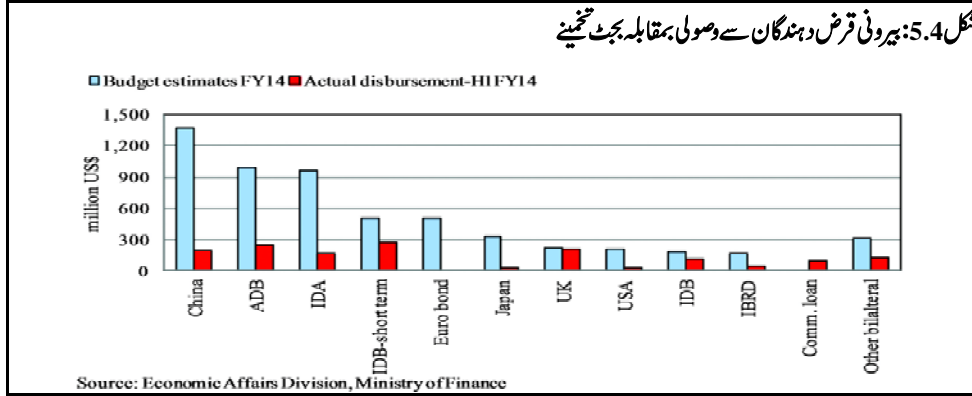
بہر حال سال کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر پر دباؤ کم ہونا چاہیے۔ ہمارا یہ نقطہ نظر اس لیے ہے کہ پاکستان نے آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی کی بھاری ادائیگیوں پر قابو پایا ہے اور واپسی کی پیشتر تلافی آئی ایم ایف سے ملنے والی رقوم سے ہو جائے گی۔⁴ صرف یہ عنصر مئی 14ء کی دوسری ششماہی میں زرمبادلہ پر دباؤ کم کرنے کے لیے کافی ہے تاہم حکومت دوسری ششماہی میں کئی ذرائع سے سرکاری زرمبادلہ کی آمد بھی توقع کر رہی ہے۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (i) دیگر عالمی مالی اداروں سے مالی امداد جو ملک میں مختلف منصوبوں سے منسلک ہے (شکل 5.4)، (ii) دوطرفہ قرض دہندگان سے آنے والی رقوم خصوصاً چین اور جاپان سے، (iii) پی ڈی سی ایل کی نجکاری اور تھری جی

² مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 688 ملین ڈالر ملے جبکہ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں صرف 322 ملین ڈالر موصول ہوئے تھے۔

³ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں تجارتی خسارہ 5.5 فیصد سال بسال درج کیا گیا جبکہ ترسیلات زرمیں اس مدت کے دوران 9.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

⁴ مئی 14ء کی تیسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف سے 4.0 ملین ڈالر کی رقم کی خالص آمد متوقع ہے جبکہ چوتھی سہ ماہی میں 75.0 ملین ڈالر کے خالص اخراج کی توقع ہے۔

شکل 5.4: بیرونی قرض دہندگان سے وصولی بمقابلہ بجٹ تخمینے



لائسنس کی نیلامی کی آمدنی، (iv) 702 ملین ڈالر کی اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم (جس میں 352 ملین ڈالر فروری 2014ء میں موصول ہوئے)، (v) 500 ملین ڈالر کا یورو بانڈ کا اجرا جو مئی 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں متوقع ہے، اور (vi) دیگر کمرشل قرضے۔

آئندہ مہینوں کے دوران اجناس کی سازگار عالمی قیمتوں کی بنا پر بھی جاری کھاتے کے امکانات مثبت دکھائی دیتے ہیں۔ دسمبر 2013ء میں خام تیل کی قیمتیں عارضی طور پر بڑھنے کے بعد جنوری 2014ء میں پھر کم ہو گئیں۔ اس مہینے کے دوران دھاتوں اور خوردنی تیل کے نرخوں میں بھی کچھ اعتدال آیا جس سے درآمدی ادائیگیوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔⁵ اس کے برعکس کپاس کی قیمتیں حالیہ مہینوں میں بڑھ گئی ہیں جو پاکستان کی درآمدی آمدنی کے لیے اچھا شگون ہے۔ علاوہ ازیں یورپی یونین کی طرف سے جی ایس پی پلس کی حیثیت ملنے سے بھی ملک کی برآمدات کو فائدہ ہونے کا امکان ہے۔ چنانچہ پورے سال کے لیے جاری کھاتے کا خسارہ 3.5 ارب ڈالر سے نیچے رہنے کی توقع ہے۔

5.2 جاری کھاتہ

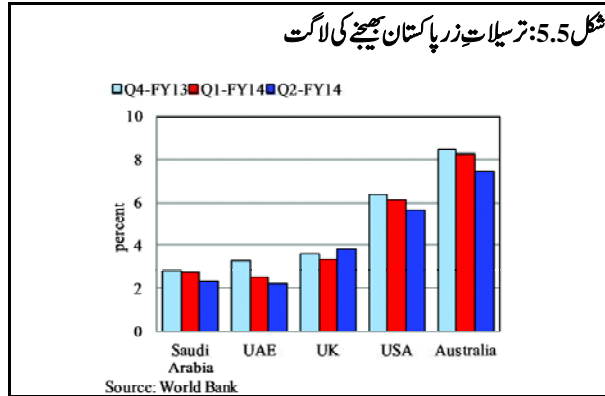
مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے میں 0.4 ارب ڈالر کا خسارہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ مئی 13ء کی اسی سہ ماہی میں 0.5 ارب ڈالر تھا (جدول 5.2)۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، یہ بہتری دوران سہ ماہی ترسیلات زر میں اضافے اور تجارتی خسارے میں کمی کی وجہ سے آئی۔ تاہم بحیثیت مجموعی مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں مئی 13ء کی اسی مدت کی نسبت کہیں بڑا خسارہ ریکارڈ کیا گیا۔

اگرچہ مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں تجارتی خسارہ زیادہ تھا تاہم مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اس میں سال بسال کمی ہوئی جس کا سب سے بڑا سبب ملک کی برآمدات میں اضافہ ہے (سیکشن 5.5)۔ دوسری جانب پچھلے سال کی نسبت درآمدات میں جمود رہا۔ خدمات کے خسارے میں مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سال بسال اضافہ ہوا جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں اس سہ ماہی کے دوران پاکستان کو اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں کم رقم ملی۔

جاری کھاتے کا ایک مثبت پہلو مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں ترسیلات زر میں 9.5 فیصد کا سال بسال اضافہ تھا۔ اس اضافے کی وجوہات یہ ہیں:

⁵ مئی 13ء میں پاکستان نے دھاتوں اور خوردنی تیل کی درآمد کے لیے بالترتیب 2.4 ارب ڈالر اور 2.0 ارب ڈالر ادا کیے۔

جدول 5.2: جاری کھاتے کا خلاصہ ¹					
ملین ڈالر					
پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی	
م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء
-1,591	-83	-385	-522	-1,206	439
-1,913	-1,889	-707	-1,210	-1,206	-679
-8,290	-7,906	-4,047	-4,281	-4,243	-3,625
12,548	12,154	6,273	6,003	6,275	6,151
20,838	20,060	10,320	10,284	10,518	9,776
-1,452	-47	-562	-155	-890	108
2,376	4,231	1,384	2,058	992	2,173
322	1,806	322	688	0	1,118
3,828	4,278	1,946	2,213	1,882	2,065
-1,965	-1,712	-1,156	-1,020	-809	-692
10,116	9,582	5,380	4,934	4,736	4,648
7,790	7,117	3,863	3,518	3,927	3,599
440	343	315	276	125	67
1 یہ جدول آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی اور انٹرنیشنل انویسٹمنٹ پوزیشن میٹریکس کے چھٹے ایڈیشن (BPM-6) کے مطابق تیار کی گئی ہے۔					
2 بنیادی آمدنی میں ملازمت کی اجرت، منافع، منقسم، نو سرمایہ کاری شدہ آمدنی، سود، کرایہ وغیرہ شامل ہے۔					
3 ثانوی آمدنی کے کھاتے میں رہائشی اور غیر رہائشی افراد کے درمیان منتقلیاں دکھائی جاتی ہیں۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

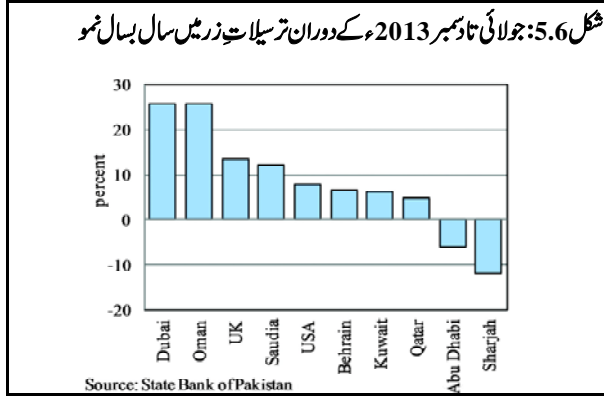


(i) بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں اضافہ،⁶ (ii) خلیج تعاون کونسل کے خطے میں معاشی بحالی، (iii) ترسیلات بھیجنے کی لاگت میں کمی (شکل 5.5)،⁷ (iv) پاکستان میں مصارف زندگی میں اضافہ، (v) اینٹی منی لانڈرنگ پالیسیوں میں مسلسل سختی، اور (vi) ملکی اسلامی بینکوں اور دیگر چھوٹے حجم کے بینکوں کی ترسیلات زر کے کاروبار میں زیادہ شمولیت۔⁸

⁶ بیورو آف اینگریجیشن اینڈ اورینٹل اینڈ پیمپلنٹس کے مطابق 2013ء میں 6 لاکھ پاکستانی بیرون ملک روزگار کے لیے گئے۔

⁷ ترسیلات زر کی منڈی میں سخت مسابقت کی وجہ سے منتقلی زر کے ادارے (یعنی ملکی کمرشل بینک، ویسٹرن یونین، مٹی گرام اور ایکسپریس منی وغیرہ) منتقلی کے چارجز اور آپریشنل مارجن گھٹا کر صارفین کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے کوشاں ہیں۔

⁸ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ترسیلات زر میں مجموعی سال بسال اضافے میں اسلامی بینکوں کا حصہ 19 فیصد تھا جبکہ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں صرف 3.9 فیصد رہا تھا۔



اگرچہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ترسیلات زر میں اضافہ برطانیہ اور سعودی عرب سے منسوب کیا جاسکتا ہے تاہم م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ تر اضافہ دبئی اور عمان کی وجہ سے ہوا (شکل 5.6)۔

تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ خلیج تعاون کونسل کے پورے خطے میں لیبر مارکیٹ کی بدلتی ہوئی حرکیات اس علاقے میں پاکستانیوں اور دیگر ایشیائیوں کے

لیے روزگار کے مواقع کمزور کر سکتی ہیں۔⁹ مثبت پہلو یہ ہے کہ پاکستانی بینک دنیا بھر میں مئی ٹرانسفر آرگنائزیشنز (ایم ٹی او) کے ساتھ اپنا خردہ نیٹ ورک تیزی سے پھیلا رہے ہیں تاکہ ترسیلات زر کا بہاؤ باضابطہ راستے سے ہوسکے۔ جیسا کہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا تھا، سب سے بڑی ایم ٹی او، ویسٹرن یونین اب بینک امانتوں میں براہ راست رقم کی منتقلی کے لیے پاکستانیوں کو ترسیلات زر کی مفت خدمات فراہم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ملکی اسلامی بینک بھی حال میں ترسیلات زر کی مارکیٹ میں داخل ہو گئے ہیں اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو اپنی مصنوعات بڑھ چڑھ کر پیش کر رہے ہیں۔ پس ہمیں امید ہے کہ ترسیلات زر میں اضافے کا رجحان برقرار رہے گا، سالانہ منصوبہ 2013-14ء میں مقرر کردہ 15.1 ارب ڈالر کا ہدف پورا ہوگا۔

5.3 مالی کھاتہ

اگرچہ م س 14ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران مالی کھاتے کے بارے میں تشویش برقرار رہی تاہم دوسری سہ ماہی میں یہ تشویش زیادہ نمایاں ہو گئی کیونکہ اس میں بیرونی سرمایہ کاری اور قرضے کی آنے والی رقم گھٹ گئیں (جدول 5.3)۔

بیرونی سرمایہ کاری

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری سال بسال 26.9 فیصد کم ہوئی جبکہ ترقی پذیر معیشتوں کے اندر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بحالی آئی۔¹⁰ یہ کمی زیادہ تر م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں دیکھی گئی جب بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 58.3 فیصد

⁹ فی الوقت خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں کام کرنے والی آبادی کا لگ بھگ 60 فیصد غیر ملکی کارکن ہیں۔ خلیج تعاون کونسل میں دیسی افراد کی تعداد بڑھانے سے متعلق تشویش کے نتیجے میں ایشیا کے تارکین وطن کی تعداد بڑھ رہی ہے (یا کم ہونے) کا امکان ہے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب نے حال ہی میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائی شروع کی اور اسپانسرشپ کے ضوابط بھی تبدیل کیے ہیں۔ اسی طرح عمان میں حکومت نے مجموعی روزگار میں غیر ملکی کارکنوں کا حصہ 33 فیصد تک محدود کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو فی الحال 39 فیصد ہے۔ یہ عمل نجی شعبے میں مرحلہ وار کم سے کم اجرت بڑھاتے ہوئے سرکاری دفعتی شعبے کے درمیان اجرت کے فرق کو گھٹا کر کیا جائے گا۔

¹⁰ 2013ء میں ترقی پذیر ممالک عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے نصف سے زائد کم درآمد تھے اور اندازاً 759 ارب ڈالر کے ساتھ نئی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے۔ یہ اضافہ زیادہ تر لاطینی امریکہ، جزائر عرب الہند اور افریقی ممالک کی بنا پر ہوا۔ برکس (برازیل، روس، بھارت، چین، جنوبی افریقہ) کے بارے میں تخمینہ ہے کہ اس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 2013ء میں 20.6 فیصد بڑھ جائے گی۔ جہاں تک ترقی پذیر ایشیا کا تعلق ہے، 2013ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی کارکردگی خراب ہوئی رہی: جنوبی ایشیا میں 3 فیصد سال بسال، جنوب مشرقی ایشیا میں 2 فیصد، مشرقی ایشیا میں ایک فیصد اور مغربی ایشیا میں منفی 20 فیصد، جس کا سبب زیادہ تر ترکی میں سیاسی عدم استحکام ہے جس نے دوران سال 15 فیصد سال بسال کی درج کی۔ جنوبی ایشیا میں بھارت کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 2013ء کے دوران 17 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: گلوبل انوینسٹ ٹریڈ زما نیٹر، یو این سی ٹی اے ڈی، نمبر 15، بتاریخ 28 جنوری 2014ء)۔

جدول 5.3: مالی کھاتے کا خلاصہ ¹					
ملین ڈالر					
پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی	
میں 13ء	میں 14ء	میں 13ء	میں 14ء	میں 13ء	میں 14ء
406	-382	156	385	562	3
مالی کھاتہ					
-102	-172	-419	-157	-521	-329
براہ راست سرمایہ کاری					
23	59	25	28	48	87
125	231	444	185	569	416
-109	-107	5	48	-104	-59
جزدانی سرمایہ کاری					
5	1	17	26	22	27
114	108	12	-22	126	86
617	-103	570	492	1,187	389
دیگر سرمایہ کاری					
420	-195	624	167	1,044	-28
0	0	0	0	0	0
285	-190	418	298	703	108
-4	-2	2	2	-2	0
139	-3	204	-133	343	-136
-197	-92	54	-325	-143	-417
0	245	-2	0	-2	245
-310	-5	-28	-155	-338	-160
17	-258	312	-113	329	-371
398	525	1,008	690	1,406	1,215
381	783	696	803	1,077	1,586
96	-74	-228	-57	-132	-131
1 یہ جدول آئی ایم ایف کے توازن ادائیگی اور انٹرنیشنل انوسٹمنٹ پوزیشن مینٹل کے چھٹے ایڈیشن (BPM-6) کے مطابق تیار کی گئی ہے۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

سال بسال گھٹ گئی۔ ہمارے خیال میں پاکستان کے بارے میں منفی تاثرات نے، جو افغانستان میں جاری جنگ کے باعث ہیں، توانائی کی دستیابی اور ملکی سلامتی کے مسائل کو مزید گہبیر کر دیا ہے۔ ان دونوں امور کی وجہ سے ملک میں بیرونی سرمایہ کاری میں کمی آئی ہے۔ تاہم شعبہ توانائی کے اندر بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی پریشان کن ہے (جدول 5.4)۔ م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں تیل و گیس اور تھرمل پاور کمپنیوں میں خاصی ایکویٹی سرمایہ کاریاں کی گئی تھیں جو م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں نہیں ہوئیں۔¹¹ تاہم توقع ہے کہ شعبہ توانائی میں بیرونی براہ

¹¹ یہ سرمایہ کاری اٹلی کی ای این آئی کی جانب سے ایک نئے ایکسپلوریشن بلاک کی خریداری اور دو عالمی مالی اداروں کی جانب سے کے ای (سابقہ کے ای ایس سی) میں 50 ملین ڈالر کی قرض ماکاری کی ایکویٹی فنانس میں تبدیلی کی شکل میں تھی۔ قبل ازیں ایشیائی ترقیاتی بینک اور آئی ایف سی نے جزو کے ای کے ایک بے حد کارگر پاور پلانٹ 560 میگا واٹ کے بی کیو بی ایس II کے لیے 2010ء میں 275 ملین ڈالر کی قرض ماکاری فراہم کی تھی۔ ماکاری کے معاہدے کے تحت دونوں عالمی مالی اداروں کو 31 دسمبر 2102ء تک اپنے قرضے کو 50 ملین ڈالر کی حد تک ایکویٹی میں تبدیل کرنے کا حق تھا۔

جدول 5.4: پاکستان میں دوسری سرمایہ کے دوران براہ راست سرمایہ کاری				
ملین ڈالر				
خالص	اخراج	آمد	م 13ء	توانائی
212.2	46.8	259.1	م 13ء	
102.1	61.2	163.3	م 14ء	
231.8	146.9	378.7	م 13ء	غیر توانائی
83.1	204.0	287.1	م 14ء	
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

راست سرمایہ کاری م 14ء کی دوسری ششماہی میں کچھ تیز ہوگی۔ ہمارے اس نقطہ نگاہ کی وجہ یہ ہے کہ وزارت پیٹرولیم اور قدرتی وسائل نے حال ہی میں آٹھ کمپنیوں کو تیل اور گیس کی تلاش کے لیے 50 نئے بلاک تفویض کیے ہیں۔¹² ان میں ملکی کمپنیاں مثلاً پی پی ایل اور اوی جی ڈی سی ایل اور غیر ملکی کمپنیاں مثلاً آسٹریلیا کی او ایم وی پاکستان اور کینیڈا کی ٹیلا ہاس شامل ہیں۔¹³

جدول 5.5: پاکستان کے سیال زرمبادلہ ذخائر				
ارب ڈالر				
اسٹیٹ بینک	کمرشل بینک	مجموعی	درآمدات کے بٹے	
6.0	5.0	11.0	14.3	جون 13ء
5.2	5.1	10.3	13.3	جولائی 13ء
4.8	5.2	10.0	12.9	اگست 13ء
4.7	5.1	9.8	12.5	ستمبر 13ء
4.2	5.3	9.5	12.2	اکتوبر 13ء
3.0	5.2	8.2	10.6	نومبر 13ء
3.5	4.8	8.3	10.6	دسمبر 13ء
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

خالص زرمبادلہ واجبات

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص زر مبادلہ واجبات 417 ملین ڈالر کم ہو گئے۔ یہ کمی زیادہ تر دوسری سہ ماہی میں مرکوز رہی۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں خالص زر مبادلہ واجبات 325 ملین ڈالر کم ہوئے جبکہ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں 54 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔¹⁴ خالص زر

مبادلہ واجبات میں کمی زیادہ تر حکومت کی جانب سے بلند تر واپسی قرض کی وجہ سے ہوئی جن کی بنا پر کمزور سرکاری آمدن قرضوں کا اثر زائل ہو گیا (باب 4)۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے م 13ء کی دوسری سہ ماہی کی نسبت آئی ایم ایف کو اعانت میزانیہ اور قدرتی آفات امداد (ENDA) کی مدد میں زیادہ بڑی ادائیگیاں کیں۔ جہاں تک آمد قرضوں کا تعلق ہے، جولائی تا دسمبر م 14ء کے دوران حکومت کو پورے سال کی طے شدہ زر مبادلہ قرضوں کا بہت تھوڑا حصہ ملا ہے۔ بقیہ قرضوں سال کی دوسری ششماہی میں ملنے کی توقع ہے۔

5.4 ذخائر اور شرح مبادلہ

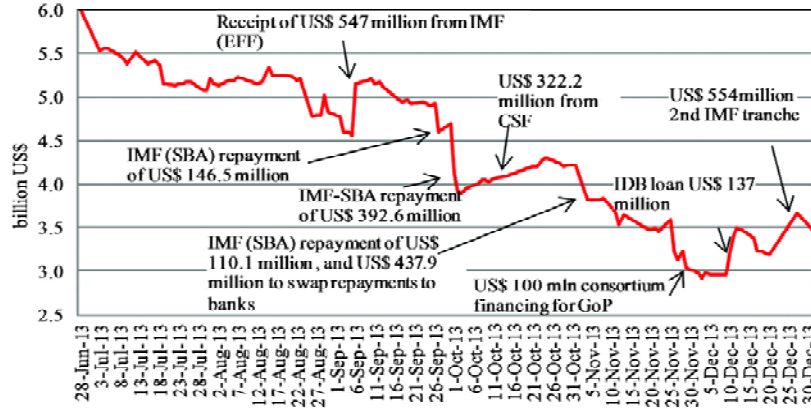
م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کے زر مبادلہ کے ذخائر 2.7 ارب ڈالر کم ہو گئے اور آخر دسمبر 2013ء تک 8.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ یہ سطح تین ماہ کی درآمدات کے نشانہ کی تکمیل کے لیے ناکافی ہے (جدول 5.5)۔ چونکہ زر مبادلہ کے ذخائر پر دباؤ متوقع تھا اس لیے حکومت مختلف ذرائع

¹² چونکہ وزارت پیٹرولیم اور قدرتی وسائل نے تیل اور گیس کی تلاش کے لیے 50 نئے بلاک تفویض کیے ہیں اس لیے توقع ہے کہ اس شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری م 14ء کی دوسری ششماہی میں تیز تر ہو جائے گی۔ ان میں سے 21 بلاک بلوچستان میں، 15 پنجاب میں، 8 خیبر پختونخوا میں اور 6 سندھ میں ہیں۔ ان بلاکوں کا مجموعی رقبہ 103,348 مربع کلومیٹر ہے جو پہلے ہی سے زیر تلاش رقبے کا تقریباً 38 فیصد ہے۔

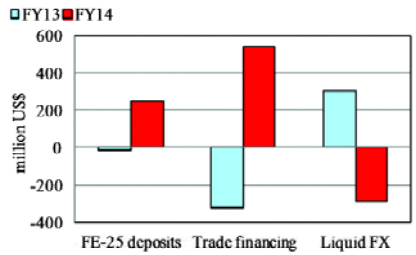
¹³ ماخذ: <http://www.mpn.gov.pk/gop>

¹⁴ اس سے ظاہر ہے کہ مجموعی قرضوں کی تقسیم م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی واپسی سے کم تھی اور خالص اعتبار سے پاکستان بقیہ دنیا کو 325 ملین ڈالر واپس کر چکا ہے۔ م 13ء کی دوسری سہ ماہی میں بقیہ دنیا سے 54 ملین ڈالر (خالص) آمد ہوئی۔ آئی ایم ایف سے توازن ادائیگی کی امداد (یعنی ایس بی اے اور ایف ایف قرضے) اس مالی کھاتے میں شامل نہیں۔

شکل 5.7: اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر



شکل 5.8: کمرشل بینکوں کے سیال زرمبادلہ ذخائر (دوسری سہ ماہی میں تبدیلیاں)

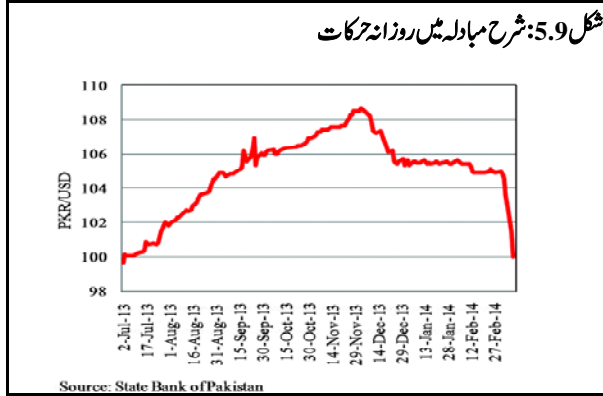


سے توازن ادائیگی کی قلیل مدتی اعانت کا انتظام کرتی رہی تھی۔ اس سلسلے میں حکومت 225 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے کا بندوبست کرنے میں کامیاب ہو گئی جس میں سے 100 ملین ڈالر نومبر 2013ء میں آئے اور بقیہ پہلی ششماہی کے بعد ملے۔

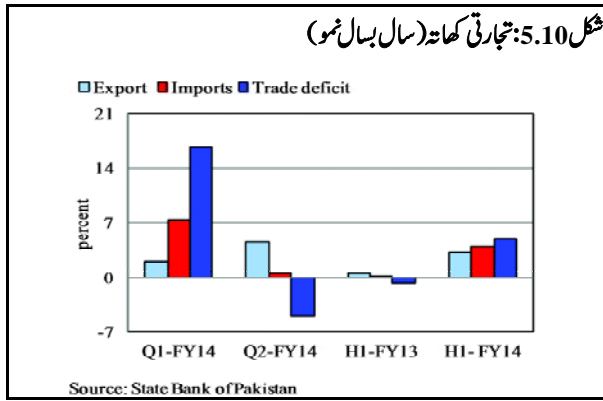
بینکاری نظام میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی زیادہ نمایاں تھی کیونکہ زیادہ تر زر مبادلہ ذخائر سرکاری ادائیگیوں سے آئے۔ حقیقت

یہ ہے کہ دسمبر 2013ء کے پہلے ہفتے کے آخر تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 2.9 ارب ڈالر رہ گئے جو نومبر 2013ء تک پست ترین سطح تھی۔ بعد کے ہفتوں میں آئی ایم ایف سے 544 ملین ڈالر کی وصولی سے کچھ بہتری آئی اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 3.5 ارب ڈالر ہو گئے (شکل 5.7)۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا آخر دسمبر 2013ء کا آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ تطبیقی این آئی آر ہدف بھی بروقت پورا ہو گیا۔

کمرشل بینکوں کے ذخائر میں بھی مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 0.3 ارب ڈالر کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس کا سبب بینکوں کی جانب سے تجارتی مالکاری کے لیے زرمبادلہ قرض گاری میں تیزی سے اضافہ تھا جس نے سہ ماہی کے دوران زرمبادلہ کی امانتوں میں تیزی کا اثر زائل کر دیا (شکل 5.8)۔ مئی 14ء کی دوسری سہ ماہی میں قدرے مستحکم پاکستانی روپیہ زرمبادلہ کی قرض گاری کی بحالی کا باعث بنا کیونکہ پاکستانی روپے اور زرمبادلہ کی قرض گاری میں شرح سود کا فرق مئی 13ء کی اسی سہ ماہی کی نسبت تھوڑا کم تھا۔ مقامی درآمد کنندگان مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی کے



دوران پاکستانی روپے اور امریکی ڈالر کے قرضوں کے درمیان 8.2 فیصدی درجے کے شرح سود کے اوسط تفرق کا سامنا کر رہے تھے۔ آنے والی رقوم اور پاکستان روپے کے رجحان کی غیر یقینی کیفیت کے باعث درآمد کنندگان اس فرق سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اگرچہ شرح سود کا تفرق کم ہو کر 7.0 فیصدی درجے رہ گیا تاہم پاکستانی روپے کا رجحان زیادہ سازگار تھا کیونکہ روپے کی قیمت میں اضافے نے قرض گیری کی لاگت کو کم کر دیا۔



مجموعی لحاظ سے پاکستانی روپے کی قیمت م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈالر کی نسبت 0.7 فیصد بڑھ گئی جبکہ پچھلی سہ ماہی میں اس میں 6.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس کا بنیادی سبب دسمبر 2013ء میں جاری کھاتے کا فاضل تھا جس نے اس مہینے کے دوران پاکستانی روپے کی قدر 3.0 فیصد بڑھا دی۔ اس اضافے نے اکتوبر اور نومبر 2013ء کے

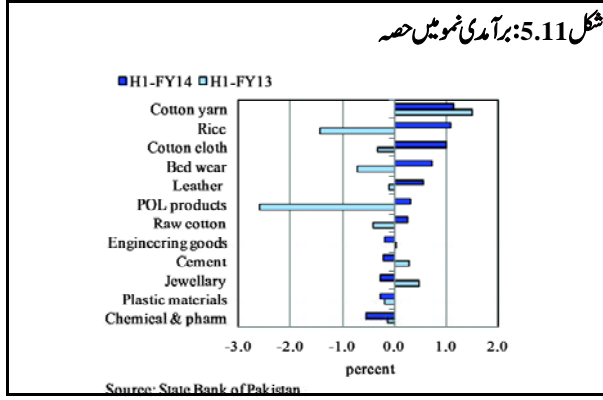
دوران پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی کا اثر زائل کر دیا جس نے پاکستانی روپے کی مساوات کو 108.5 تک پہنچا دیا تھا (شکل 5.9)۔ جب تک پاکستان کو آئی ایم ایف سے دوسری قسط ملی، پاکستانی روپیہ 2.2 فیصد بڑھ کر 106.15 روپیہ فی ڈالر پر آچکا تھا۔¹⁵ جنوری اور فروری 2014ء میں مستحکم رہنے کے بعد پاکستانی روپے کی قیمت مارچ میں خاصی بڑھی جس کا سبب بازار مبادلہ کے احساسات میں تبدیلی تھی (باب 1)۔

5.5 تجارتی کھاتہ¹⁶

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی کھاتہ 8.3 ارب ڈالر تک پہنچ گیا اور گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں اس میں 4.9 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ یہ تمام بگاڑ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا¹⁷ جبکہ دوسری سہ ماہی کے دوران خسارے میں پچھلے سال کے اسی عرصے کی نسبت 5.5 فیصد بہتری درج کی گئی (شکل 5.10)۔ دوسری سہ ماہی میں یہ بہتری برآمدات میں 4.5 فیصد سال بسال اضافے سے منسوب کی جاسکتی

15 آخر نومبر سے 20 دسمبر 2013ء کے درمیان پاکستانی روپے کی قیمت میں 2.2 فیصد اضافہ ہوا۔ پاکستان کو چوتھے ہفتے میں توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) قرضے کی دوسری قسط ملی۔ اس سیکشن میں دیا گیا تجزیہ اسٹیٹ بینک کے آنکھنچ ریکارڈ کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو پاکستان دفتر شاریات کے کشم ریکارڈ اعداد و شمار سے مختلف ہوتا ہے۔

17 م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں تجارتی کھاتے میں بگاڑ گردش قرضے کے تصفیے کے بعد، جس سے توانائی کی رسد بہتر ہوئی، پیٹرولیم مصنوعات کی بلند درآمدات اور گاڑیوں کے لیے سی این جی کی بڑھی ہوئی لوڈ شڈنگ کی بنا پر آج جس سے ملک میں موٹر سپرٹ کی طلب بڑھ گئی۔



ہے جس نے دوران سہ ماہی درآمدات میں 0.3 فیصد کے معمولی اضافے کو پیچھے چھوڑ دیا۔¹⁸

دوسری سہ ماہی میں تجارتی خسارے کی کمی ان عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: (i) پاکستان کو جی ایس پی پلس حیثیت دیے جانے کا اعلان جس نے ٹیکسٹائل برآمدات بڑھا دیں کیونکہ برآمد کنندگان گزشتہ چند ماہ سے یورپی یونین کے درآمد کنندگان سے اپنے کاروباری روابط مستحکم کر رہے تھے، (ii) بلند برآمدات میں چاول کی بہترین الاقوامی قیمتوں کی عکاسی ہوئی، اور (iii) خام پیٹرولیم اور خام کپاس کی درآمدات میں نمایاں کمی۔

برآمدات

م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں 3.2 فیصد نمو دیکھی گئی جبکہ پچھلے سال 0.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران برآمدی نمو 4.5 فیصد رہی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 2.0 فیصد تھی، گوکہ پاکستانی روپے کی مساوات گزشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں مستحکم ہو گئی تھی۔ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں برآمدات میں اضافہ زیادہ تر ٹیکسٹائل میں مرکوز رہا جبکہ نان

جدول 5.6: پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات

ٹیکسٹائل برآمدی نمویں حصہ (فیصد)	قد رٹین ڈالر میں	م 13ء	م 14ء
ٹیکسٹائل	6,362.8	6,866.8	100
کپاس	86.3	118.0	18.4
دھاگہ	1,009.6	1,147.4	-64.4
سوتی کپڑا	1,287.3	1,408.9	14.2
دیگر ٹیکسٹائل مواد	368.1	350.0	8.7
مصنوعی ٹیکسٹائل	234.6	218.1	52.7
بے ہوئے کپڑے	1,026.2	1,084.6	96.5
بستر کی چادریں	919.3	1,008.1	32.1
تولیے	344.4	361.7	-5.5
تیار ملبوسات	819.9	868.7	-45.0
دیگر تیار اشیا	267.1	301.3	-7.8

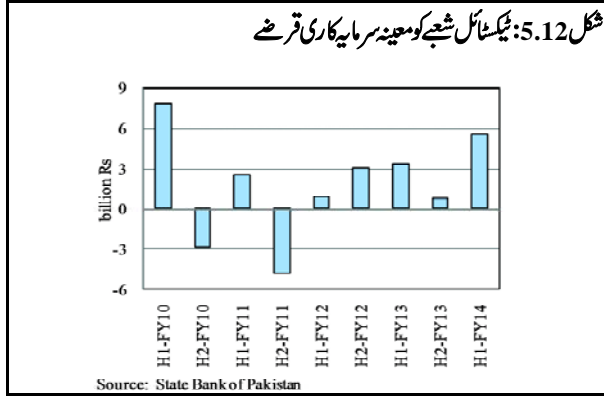
ماخذ: بینک دولت پاکستان

ٹیکسٹائل زمروں میں بھی معقول نمو ہوئی۔ اہم اشیا جن میں بہتری درج کی گئی کپاس، دھاگا، چاول، سوتی کپڑا، بستر کی چادریں اور چمڑا وغیرہ ہیں (شکل 5.11)۔

ٹیکسٹائل

پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جس سے پچھلے برس کی اسی مدت کے مقابلے میں

¹⁸ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے تینوں مہینوں میں تجارتی خسارہ کم ہوا۔



7.9 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ یہ اضافہ کم اور زیادہ اضافہ قدر کے حامل زمروں دونوں کی وجہ سے ہوا (جدول 5.6)۔

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں سوئی دھاگے کی برآمدات میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 18.5 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ پاکستانی برآمد کنندگان چین کی درآمدی پالیسی میں تبدیلی کا فائدہ اٹھا رہے ہیں جس میں خام کپاس کے بجائے

سوئی دھاگے پر زور دیا جا رہا ہے۔ اگر یہ رجحان جاری رہا تو سوئی دھاگے کی برآمدات میں مستحکم نمو ظاہر ہوتی رہے گی۔ مزید برآں، یورپی یونین کی جانب سے جی ایس پی پلس کے تحت ڈیوٹی فری رسائی پورے ٹیکسٹائل شعبے کے لیے نیک شگون ہے۔ پاکستان یورپی یونین کو زیادہ تر تیار ملبوسات، بُنے ہوئے کپڑے اور بستری چادریں برآمد کرتا ہے جو ملک کے ٹیکسٹائل شعبے کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔

مارکیٹ کے احساسات کے مطابق جی ایس پی پلس کی وجہ سے پاکستان کے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو کم از کم سالانہ 0.5 سے ایک ارب ڈالر کے درمیان ہوگا۔ اس سے پورا فائدہ اٹھانے کے لیے ٹیکسٹائل برآمد کنندگان نے اپنی استعداد بڑھانا شروع کر دی ہے جو م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کو دیے گئے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے سے عیاں ہے (شکل 5.12)۔ مزید یہ کہ ملک کی ٹیکسٹائل برآمدات کے حوصلہ افزا امکانات نے بیرونی سرمایہ کاروں خصوصاً چینی سرمایہ کاروں کی توجہ بھی کھینچی ہے۔¹⁹

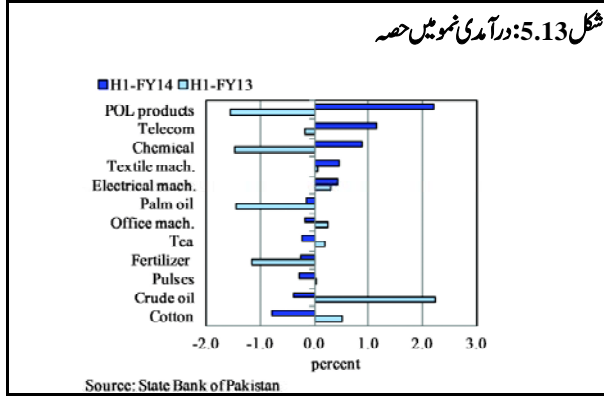
تاہم کچھ ملکی اور بیرونی عوامل کی بنا پر ہوسکتا ہے پاکستان اس موقع سے پورا فائدہ نہ اٹھا سکے۔ ملکی عوامل میں بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت، کم پیداواریت، امن و سلامتی کے مسائل، خام مال کی متغیر قیمتیں اور مطلوبہ مارکیٹ معیارات کے حصول میں دشواری شامل ہیں۔ بیرونی عوامل میں یورپی یونین کی جانب سے اپنی صنعت کے تحفظ کی خاطر عائد کردہ بعض پابندیاں اس سہولت سے پاکستان کے لیے فوائد کو محدود کر سکتی ہیں۔

نان ٹیکسٹائل برآمدات

نان ٹیکسٹائل برآمدات میں چاول زر مبادلہ کی آمدنی کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ دو سال بعد چاول کی برآمدات بحال ہوئیں اور م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران 17.6 فیصد نمو درج کی گئی۔ چاول کی باسستی اور غیر باسستی دونوں اقسام کا اس اضافے میں حصہ تھا۔

چمڑا (کمایا ہوا اور تیار کردہ) بھی برآمدی نمو میں اضافے کا سبب بنا۔ چمڑے کی برآمدات میں اضافہ یورپی ممالک کی جانب سے بلند تر طلب سے

¹⁹ چینی سرمایہ کار پاکستان کی ایک بڑی ٹیکسٹائل کمپنی کا 52 فیصد حصہ خریدنے کے لیے کارروائی کر رہے ہیں۔ یہ کمپنی بُنے ہوئے اور تیار ملبوسات بنانے اور برآمد کرنے کا کاروبار کرتی ہے اور اس کے صارفین کی تعداد بہت زیادہ ہے بشمول براؤن زائیڈی ڈاس، لیوس، ڈاکر ز اور ری بک۔



منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ ہمارا اہم حریف چین بلند قدر اضافی کی مصنوعات کی طرف چلا گیا ہے۔

درآمدات

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدی ادائیگیاں 3.9 فیصد بڑھ گئیں جبکہ پچھلے سال 0.1 فیصد بڑھی تھیں۔ تاہم یہ نمو دوسری سہ ماہی میں (0.6 فیصد) پہلی سہ ماہی (7.5 فیصد) کی نسبت قدرے کم تھی۔ درآمدات میں یہ جمود زیادہ تر

کپاس، خام تیل، دالوں، کھاد اور پام آئل کی درآمدات کی وجہ سے آیا (شکل 5.13)۔

پیٹرولیم کی درآمدات میں کمی اوائل دسمبر تک پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور بلند تر انونٹریز سے منسلک کی جاسکتی ہے جس نے درآمدات کی حوصلہ شکنی کی۔²⁰ دوسری جانب خام کپاس کی درآمد میں منڈی میں کپاس کی جلد آمد اور خصوصاً پنجاب میں کپاس کی بہتر یافت کے باعث پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کمی آئی۔

جہاں تک ٹیلی کام درآمدات کا تعلق ہے، بھری جی لائنس کی نیلامی کی آمد کے باعث سیلولر کمپنیوں کی طرف سے ٹیلی کام درآمدات میں اضافہ پہلے ہی متوقع تھا۔ مزید یہ کہ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات بڑھیں کیونکہ ٹیکسٹائل برآمد کنندگان جنوری 2014ء سے یورپی یونین تک بہتر رسائی سے فائدہ اٹھانے کے لیے کوشاں ہیں۔

²⁰ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں خام درآمدات میں 15.4 فیصد سال بسال اضافہ درج کیا گیا۔